ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 1967

Program: BS Islamic Studies (Spec. Qur'an & Tafsir)

Semester: Autumn 2026

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ ــــشعبہ قرآن وتفسیر

کورس: قرآن مجید کا لفظی وبامحاورہ اردو ترجمہ (پارہ: 30) (1967)

سطح: بی ایس علوم اسلامیہ (تخصص قرآن وتفسیر)

سمسٹر: خزاں 2026ء

امتحانی مشق نمبر 1 (یونٹ نمبر: 1تا5)

کل نمبر: 100 ــــ کامیابی کے نمبر: 50

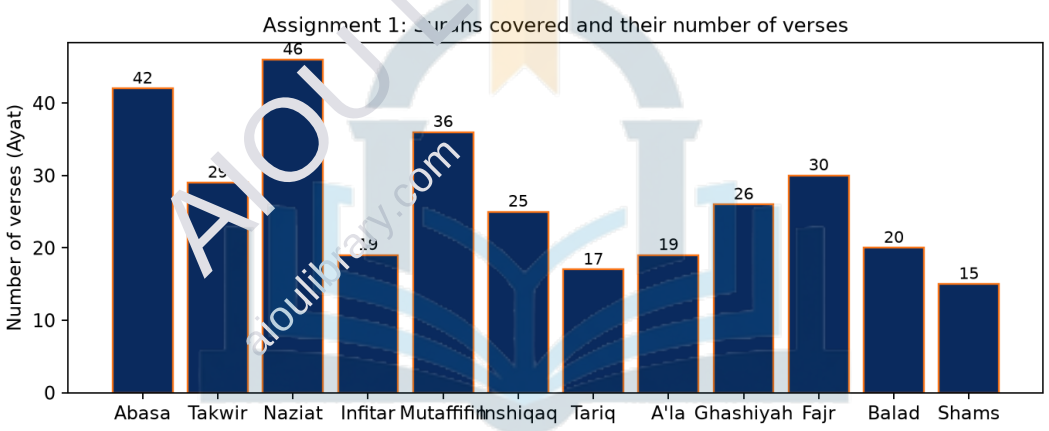
Reference &For Study — SOLVED ASSIGNMENT GUIDE

نوٹ: یہ حل شدہ گائیڈ صرف مطالعہ اور رہنمائی کے لیے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ سے گزارش ہے کہ وہ نصابی کتاب کے متعلقہ یونٹس کا مطالعہ کر کے مفاہیم کو اچھی طرح سمجھیں اور امتحانی مشق اپنے الفاظ اور اپنے اندازِ تحریر میں لکھیں، کیونکہ ہو بہو نقل کی گئی مشق قواعد کے مطابق قابلِ قبول نہیں ہوتی۔ لفظی ترجمے میں ہر سورت کی تمام آیات کے کلیدی الفاظ جدول میں دیے گئے ہیں اور بامحاورہ ترجمہ پوری سورت کے مفہوم کو رواں اردو میں پیش کرتا ہے؛ مکمل لفظ بہ لفظ مطالعے کے لیے نصابی کتاب (دورہ ترجمہ) سے رجوع بھی جاری رکھیں۔

طریقہ کار: لفظی ترجمہ سے مراد یہ ہے کہ عربی کے ہر لفظ یا ترکیب کا اردو معنی الگ الگ بیان کیا جائے تاکہ طالب علم عربی متن کی ساخت سمجھ سکے، جبکہ بامحاورہ ترجمہ وہ رواں اور فصیح اردو ترجمہ ہے جو جملے کے مجموعی مفہوم کو اردو محاورے کے مطابق ادا کرتا ہے۔ اس گائیڈ میں دونوں انداز ساتھ ساتھ دیے گئے ہیں تاکہ مشق کا تقاضا پوری طرح پورا ہو۔ تراجم میں مشہور اردو تراجمِ قرآن کے مفاہیم کو اپنے الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔

کورس کا تعارف اور اس مشق کا جائزہ

یہ کورس تیسویں پارے (جزعمّ) کی سورتوں کے لفظی و بامحاورہ اردو ترجمے پر مشتمل ہے۔ لفظی ترجمہ طالب علم کو عربی الفاظ و تراکیب سے براہ راست جوڑتا ہے، جبکہ بامحاورہ ترجمہ اس مفہوم کو رواں اردو میں منتقل کرتا ہے۔ امتحانی مشق نمبر 1 میں یونٹ 1 تا 5 کی بارہ سورتوں سے پانچ سوالات دیے گئے ہیں؛ ہر سوال میں دو یا تین سورتوں کا ترجمہ مطلوب ہے۔ درج ذیل خاکے میں ان سورتوں کی آیات کی تعداد دکھائی گئی ہے، تاکہ طالب علم ہر سورت کے حجم اور مطالعے کی منصوبہ بندی کا اندازہ لگا سکے۔ تمام سورتوں کے نام انگریزی رسم الخط میں صرف خاکے کی تکنیکی ضرورت کے تحت لکھے گئے ہیں۔



خاکہ 1: امتحانی مشق نمبر 1 میں شامل سورتوں کی آیات کی تعداد

سوال نمبر 1 (20 نمبر)

سوال: سورۃ عبس اور سورۃ التکویر کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

سورۃ عبس اور سورۃ التکویر دونوں مکی سورتیں ہیں اور تیسویں پارے (عمّ) کے آغاز کے قریب واقع ہیں۔ سورۃ عبس قرآن مجید کی 80ویں اور سورۃ التکویر 81ویں سورت ہے۔ سورۃ عبس میں ایک اہم واقعے کی طرف اشارہ ہے جس میں نبی کریم ﷺ کو ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ نہ دینے پر تنبیہ کی گئی، اور اس کے ذریعے ہمیشہ کے لیے یہ اصول قائم کر دیا گیا کہ اللہ کی نظر میں قدر و منزلت دنیاوی حیثیت سے نہیں بلکہ طلبِ ہدایت اور تقویٰ سے ہوتی ہے۔ اسی سورت میں انسان کی تخلیق، رزق اور قیامت کے مناظر بھی بیان ہوئے ہیں۔ سورۃ التکویر قیامت کی ہولناک کیفیات کی سورت ہے؛ اس میں سورج کے لپیٹے جانے سے لے کر نامہ اعمال کے کھلنے تک بارہ بڑے واقعات ذکر کر کے بتایا گیا ہے کہ اس دن ہر نفس کو اپنے کیے کا علم ہو جائے گا، اور پھر اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی صداقت پر قسمیں کھا کر قرآن کی حقانیت واضح کی گئی ہے۔ ذیل میں دونوں سورتوں کا لفظی ترجمہ جدولوں میں اور بامحاورہ ترجمہ رواں نثر میں پیش کیا جاتا ہے۔

سورۃ عبس: مختصر تعارف

سورۃ عبس کی 42 آیات ہیں۔ روایات کے مطابق رسول اللہ ﷺ قریش کے سرداروں کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے اور ہدایت کی درخواست کی؛ اس موقع پر سورت نازل ہوئی۔ اس کا بنیادی پیغام یہ ہے کہ ہدایت کا طالب، خواہ وہ ظاہری حیثیت سے کمزور ہو، اس سردار سے زیادہ توجہ کا مستحق ہے جو بے نیازی دکھا رہا ہو۔ سورت کے دوسرے حصے میں انسان کی ناشکری، تخلیق کے مراحل، خوراک کی نعمتوں اور قیامت کے دن رشتوں سے فرار اور چہروں کی دو حالتوں کا ذکر ہے۔

جدول 1: سورۃ عبس — لفظی ترجمہ (آیت، عربی لفظ / ترکیب، لفظی معنی)

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی معنی
1	عَبَسَ وَتَوَلّٰى	انہوں نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا

2	أَن جَاءَهُ الْأَعْمَىٰ	اس لیے کہ ان کے پاس نابینا آیا
4	فَتَنفَعَهُ الذِّكْرَىٰ	تو نصیحت اسے فائدہ دیتی
6-5	أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ ۝ فَأَنتَ لَهُ تَصَدَّىٰ	جو بے پروائی دکھاتا ہے، تو آپ اس کی طرف توجہ دیتے ہیں
8	جَاءَكَ يَسْعَىٰ	آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا
9	وَهُوَ يَخْشَىٰ	اور وہ (اللہ سے) ڈرتا ہے
10	فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ	تو آپ اس سے بے پروائی برتتے ہیں
12-11	إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ	یہ (قرآن) نصیحت ہے، جو چاہے اسے قبول کرے
13	فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ	معزز صحیفوں میں (لکھا ہوا)
15	بِأَيْدِي سَفَرَةٍ	لکھنے والوں (فرشتوں) کے ہاتھوں میں
16	كِرَامٍ بَرَرَةٍ	جو معزز اور نیکوکار ہیں
17	قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ	انسان ہلاک ہو، وہ کتنا ناشکرا ہے
19	مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ	نطفے سے اسے پیدا کیا، پھر اس کا اندازہ مقرر کیا
20	ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ	پھر (دنیا میں آنے کا) راستہ اس کے لیے آسان کیا
21	ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ	پھر اسے موت دی اور قبر میں جگہ دی

22	ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ	پھر جب چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کرے گا
24	فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ	تو انسان اپنے کھانے کی طرف نظر کرے
25	أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا	ہم نے پانی خوب برسایا
29-27	﴿ ﴾ فِيهَا حَبًّا ﴿ ﴾ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ﴿ ﴾ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا	پھر ہم نے اس میں اناج، انگور، سبزیاں، زیتون اور کھجوریں اگائیں
33	فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ	پھر جب کان پھاڑنے والی چیخ (صور) آئے گی
34	يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ	آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا
37	لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ	اس دن ہر شخص کو ایسی فکر ہو گی جو اسے (دوسروں سے) بے نیاز کر دے گی
38	وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ	اس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے
40	وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ	اور کچھ چہروں پر اس دن گرد پڑی ہو گی
42-41	تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿ ﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ	ان پر سیاہی چھائی ہو گی؛ یہی لوگ کافر اور بدکار ہیں

سورۃ عبس: بامحاورہ ترجمہ

انہوں نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا، اس پر کہ ان کے پاس نابینا آ گیا۔ اور آپ کو کیا خبر کہ شاید وہ پاکیزگی حاصل کر لیتا، یا نصیحت قبول کرتا تو نصیحت اسے فائدہ دیتی۔ رہا وہ شخص جو بے نیازی دکھاتا ہے تو آپ اس کی طرف توجہ فرماتے ہیں، حالانکہ اگر وہ نہ سدھرے تو آپ پر کوئی الزام نہیں۔ اور وہ جو آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا اور وہ اللہ سے ڈرتا

بھی ہے، تو آپ اس سے بے اعتنائی برتتے ہیں۔ ہر گز نہیں! یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے؛ جو چاہے اسے یاد رکھے۔ یہ معزز، بلند اور پاکیزہ صحیفوں میں ہے، ان لکھنے والوں کے ہاتھوں میں جو معزز اور نیکوکار ہیں۔ انسان ہلاک ہو، وہ کتنا ناشکرا ہے! اللہ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا؟ نطفے سے اسے پیدا کیا، پھر اس کی صورت و تقدیر بنائی، پھر اس کے لیے راستہ آسان کیا، پھر اسے موت دی اور قبر میں جگہ دی، پھر جب چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ ہر گز نہیں، انسان نے ابھی تک وہ کام پورا نہیں کیا جس کا اللہ نے اسے حکم دیا تھا۔ تو انسان اپنے کھانے کی طرف غور کرے: ہم نے پانی حوب برسایا، پھر زمین کو پھاڑا، پھر اس میں اناج، انگور، سبزیاں، زیتون، کھجوریں، گھنے باغات، پھل اور چارہ اگایا — تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدے کے لیے۔ پھر جب کانوں کے پردے پھاڑ دینے والی آواز آئے گی، اس دن آدمی اپنے بھائی، اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا؛ ہر شخص کو اس دن اپنی ایسی فکر ہو گی جو اسے دوسروں سے بے نیاز کر دے گی۔ اس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے، ہنستے اور خوش ہوتے ہوئے؛ اور کچھ چہروں پر گرد پڑی ہو گی، ان پر سیاہی چھائی ہو گی؛ یہی لوگ کافر اور بدکار ہیں۔

سورۃ التکویر: مختصر تعارف اور لفظی ترجمہ

سورۃ التکویر کی 29 آیات ہیں۔ آغاز میں قیامت کے بارہ علامتی واقعات کا ذکر ہے جن کے بعد انسان کو اپنے اعمال کا پورا علم ہو جائے گا۔ پھر ستاروں، رات اور صبح کی قسم کھا کر بتایا گیا کہ یہ قرآن ایک معزز فرشتے (جبریل علیہ السلام) کے ذریعے پہنچایا ہوا کلام ہے، نبی کریم ﷺ مجنون نہیں، آپ نے فرشتے کو روشن افق پر دیکھا ہے، اور یہ قرآن تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

جدول 2: سورۃ التکویر — لفظی ترجمہ (آیت، عربی لفظ / ترکیب، لفظی معنی)

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی معنی
1	اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ	جب سورج لپیٹ دیا جائے گا (اس کی روشنی ختم ہو جائے گی)

2	وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ	اور جب ستارے بے نور ہو کر گر پڑیں گے
3	وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ	اور جب پہاڑ چلا دیے جائیں گے
4	وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ	اور جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں بے کار چھوڑ دی جائیں گی
5	وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ	اور جب وحشی جانور اکٹھے کر دیے جائیں گے
6	وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ	اور جب سمندر بھڑکا دیے جائیں گے
7	وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ	اور جب روحیں (جسموں سے یا اپنے ہم جنسوں سے) ملا دی جائیں گی
9-8	وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ	اور جب زندہ درگور بچی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی
10	وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ	اور جب نامہ اعمال کھول دیے جائیں گے
11	وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ	اور جب آسمان کھینچ کر ہٹا دیا جائے گا
12	وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ	اور جب دوزخ بھڑکا دی جائے گی
13	وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ	اور جب جنت قریب لے آئی جائے گی
14	عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ	ہر جان جان لے گی جو کچھ اس نے حاضر کیا

15	فَلَآ أُقۡسِمُ بِٱلۡخُنَّسِ	تو میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے (چھپنے والے ستاروں) کی
16	ٱلۡجَوَارِ ٱلۡكُنَّسِ	جو چلتے ہیں اور چھپ جاتے ہیں
17	وَٱلَّيۡلِ إِذَا عَسۡعَسَ	اور رات کی جب وہ رخصت ہو (یا آمد کرے)
18	وَٱلصُّبۡحِ إِذَا تَنَفَّسَ	اور صبح کی جب وہ سانس لے (روشن ہو)
19	إِنَّهُۥ لَقَوۡلُ رَسُولٖ كَرِيمٖ	بے شک یہ ایک معزز قاصد (جبریل) کا (پہنچایا ہوا) قول ہے
20	ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي ٱلۡعَرۡشِ مَكِينٖ	جو قوت والا ہے، عرش والے کے نزدیک بلند مرتبہ رکھتا ہے
21	مُّطَاعٖ ثَمَّ أَمِينٖ	وہاں اس کی اطاعت کی جاتی ہے، وہ امانت دار ہے
22	وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجۡنُونٖ	اور تمہارا ساتھی (محمد ﷺ) مجنون نہیں ہے
23	وَلَقَدۡ رَءَاهُ بِٱلۡأُفُقِ ٱلۡمُبِينِ	اور انہوں نے اس (فرشتے) کو روشن افق پر دیکھا ہے
24	وَمَا هُوَ عَلَى ٱلۡغَيۡبِ بِضَنِينٖ	اور وہ غیب (کی باتیں بتانے) میں بخیل نہیں
26	فَأَيۡنَ تَذۡهَبُونَ	تو تم کدھر جا رہے ہو؟
27	إِنۡ هُوَ إِلَّا ذِكۡرٞ لِّلۡعَٰلَمِينَ	یہ تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہے

سورۃ التکویر: بامحاورہ ترجمہ

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا، ستارے بے نور ہو کر جھڑ پڑیں گے، پہاڑ چلا دیے جائیں گے، دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی، وحشی جانور جمع کر دیے جائیں گے، سمندر بھڑکا دیے جائیں گے، روحیں ملا دی جائیں گی، زندہ درگور کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس جرم میں ماری گئی، اعمال کے دفتر کھول دیے جائیں گے، آسمان سرکا دیا جائے گا، دوزخ بھڑکا دی جائے گی اور جنت قریب لے آئی جائے گی — تب ہر جان کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا لے کر حاضر ہوئی ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں چھپنے والے ستاروں کی، جو چلتے اور غائب ہو جاتے ہیں، اور رات کی جب وہ رخصت ہوتی ہے، اور صبح کی جب وہ سانس لیتی ہے، کہ یہ قرآن ایک باعزت قاصد کا پہنچایا ہوا کلام ہے جو بڑی قوت والا ہے، عرش کے مالک کے ہاں بلند درجہ رکھتا ہے، وہاں اس کی بات مانی جاتی ہے اور وہ امانت دار ہے۔ اور تمہارے ساتھی جنون نہیں ہیں؛ انہوں نے اس فرشتے کو روشن افق پر دیکھا ہے، اور وہ غیب کی خبریں بتانے میں بخل نہیں کرتے، اور یہ کسی مردود شیطان کا کلام نہیں۔ پھر تم کدھر جا رہے ہو؟ یہ تو سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہے، اس کے لیے جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہے۔ اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے جب تک اللہ نہ چاہے، جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

مشکل الفاظ کی تشریح

چند الفاظ خاص توجہ کے متقاضی ہیں۔ "عبس" کے معنی تیوری چڑھانا اور ناخوشی کا اظہار کرنا ہے؛ یہ زجر و تنبیہ کا انداز اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات سے بھی اصول کی پابندی میں کوئی رعایت نہیں، اور یہی اس تنبیہ کی تربیتی حکمت ہے۔ "سفرۃ" سفر کی جمع ہے، مراد وہ فرشتے ہیں جو اللہ کے احکام لکھتے اور پہنچاتے ہیں۔ سورۃ التکویر میں "کوّرت" تکویر سے ہے، یعنی کسی چیز کو لپیٹ لینا؛ سورج کی روشنی کا ختم ہو جانا مراد ہے۔ "العشار" عربوں کے نزدیک سب سے قیمتی مال یعنی گابھن اونٹنیوں کا ذکر اس لیے ہے کہ قیامت کی ہولناکی میں انسان اپنے سب سے پیارے مال سے بھی بے پروا ہو جائے گا۔ "الخنس" اور "الکنس" سے مراد وہ سیارے ہیں جو حرکت کرتے ہوئے کبھی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ "ضنین" بخیل کو کہتے ہیں؛ آیت کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ وحی کی کوئی بات چھپاتے نہیں بلکہ پوری امانت کے ساتھ پہنچاتے ہیں۔

خلاصہ واسباق

دونوں سورتوں کا مشترکہ پیغام یہ ہے کہ انسان کی اصل قدر اس کے تقویٰ اور طلبِ حق سے ہے، اور یہ دنیا دار الامتحان ہے جس کا نتیجہ قیامت کے دن ظاہر ہو گا۔ سورۃ عبس سے سبق ملتا ہے کہ دعوت و تبلیغ میں عام اور کمزور طالب حق کو سرداروں پر ترجیح دینی چاہیے، کیونکہ ہدایت کا اصل حقدار وہی ہے جو طلب اور خوفِ خدا رکھتا ہو۔ سورۃ التکویر سے معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کا یہ نظام ایک دن درہم برہم ہو گا اور ہر شخص اپنے اعمال کا نامہ اعمال دیکھ لیں گے، اور اس دن صرف وہی کامیاب ہو گا جس نے وحی کی نصیحت کو قبول کر کے سیدھی راہ اختیار کی ہو گی۔ طالب علم کے لیے عملی سبق یہ ہے کہ وہ لفظی ترجمے سے قرآن کی اردی عبارت کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرے اور بامحاورہ ترجمے سے اس کے پیغام کو زندگی میں اتارے۔

اختتام

خلاصہ یہ ہے کہ سورۃ عبس اخلاص، تواضع اور مساواتِ انسانی کی سورت ہے، جبکہ سورۃ التکویر حشر و نشر اور وحی کی حقانیت کی سورت ہے۔ دونوں کے لفظی ترجمے سے عربی الفاظ کی پہچان مضبوط ہوتی ہے اور بامحاورہ ترجمے سے مجموعی پیغام دل میں اتر جاتا ہے۔ آئندہ سوالات میں بھی اسی طرز پر جزءِ عمّ کی سورتوں کا ترجمہ پیش کیا جائے گا۔

سوال نمبر 2 (20 نمبر)

سوال: سورۃ النازعات اور سورۃ الانفطار کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

سورۃ النازعات قرآن مجید کی 79 ویں اور سورۃ الانفطار 82 ویں سورت ہے؛ دونوں مکی ہیں۔ سورۃ النازعات کا آغاز فرشتوں کی قسموں سے ہوتا ہے جو روحیں نکالتے اور کائناتی امور کی تدبیر کرتے ہیں، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ عبرت کے طور پر بیان ہوتا ہے، اس کے بعد تخلیقِ کائنات کی نشانیوں سے قیامت کی قدرت ثابت کی

جاتی ہے اور آخر میں متقی اور سرکش انسان کے دو انجام ذکر ہوتے ہیں۔ سورۃ الانفطار مختصر مگر جامع سورت ہے جس میں آسمان کے پھٹنے اور قبروں کے الٹ پلٹ ہونے کے بعد انسان کو مخاطب کر کے پوچھا گیا ہے کہ تجھے اپنے کریم رب کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈالا، اور پھر کراماً کاتبین کی نگرانی اور نیکوکاروں و بدکاروں کے انجام کا بیان ہے۔ ذیل میں دونوں سورتوں کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

سورۃ النازعات: مختصر تعارف

سورۃ النازعات کی 46 آیات ہیں۔ "نازعات" ان فرشتوں کی صفت ہے جو کافروں کی روح سختی سے کھینچ نکالتے ہیں جبکہ مؤمنوں کی روحیں نرمی سے نکالی جاتی ہیں۔ سورت میں فرعون کی سرکشی اور اس کے انجام کو "نکال" یعنی دنیا و آخرت دونوں کی عبرتناک سزا قرار دیا گیا ہے، اور یہ اصول بیان ہوا ہے کہ جو رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا، جنت اس کا ٹھکانا ہے۔

جدول 1: سورۃ النازعات — لفظی ترجمہ (آیت، عربی لفظ / ترکیب، لفظی معنی)

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی معنی
1	وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا	قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو ڈوب کر سختی سے (روح) کھینچتے ہیں
2	وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا	اور ان کی جو آسانی سے گرہ کھول کر (روح) نکالتے ہیں
3	وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا	اور ان کی جو (فضا میں) تیرتے ہوئے چلتے ہیں
4	فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا	پھر ان کی جو تیزی سے سبقت لے جاتے ہیں

5	فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا	پھر ان کی جو (اللہ کے حکم سے) کاموں کی تدبیر کرتے ہیں
6	يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ	جس دن کانپنے والی (قیامت) کانپے گی
7	تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ	اس کے پیچھے آنے والی اس کے ساتھ آئے گی
10	أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ	کیا ہم پہلی حالت کی طرف لوٹائے جائیں گے؟
11	أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً	کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے (تو بھی؟)
14-13	فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ۝ فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ	وہ تو بس ایک ہی جھڑکی (صور کی آواز) ہے، پھر یکایک وہ کھلے میدان میں موجود ہوں گے
15	هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ	کیا آپ کے پاس موسیٰ کی خبر پہنچی ہے؟
17	اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ	فرعون کے پاس جاؤ، اس نے سرکشی کی ہے
18	هَل لَّكَ إِلَىٰ أَن تَزَكَّىٰ	کیا تمہیں اس بات کی رغبت ہے کہ تم پاک ہو جاؤ؟
24-23	فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ۝ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ	پھر اس نے (لوگوں کو) جمع کیا اور پکار کر کہا: میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں
25	فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ	تو اللہ نے اسے آخرت اور دنیا کی عبرتناک سزا میں پکڑا

27	أَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ	کیا تمہاری پیدائش زیادہ مشکل ہے یا آسمان کی؟
28	رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا	اس نے اس کی بلندی اٹھائی اور اسے درست کیا
31	أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا	اس (زمین) سے اس کا پانی اور چارہ نکالا
32	وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا	اور پہاڑوں کو جما دیا
34	فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ	پھر جب سب سے بڑی آفت (قیامت) آئے گی
39-37	فَأَمَّا مَن طَغَىٰ ۝ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ	تو جس نے سرکشی کی اور دنیاوی زندگی کو ترجیح دی، دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہے
41-40	وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ	اور نفس کو خواہش سے روکا، تو جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے
42	يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا	وہ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب قائم ہو گی
46	كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا	جس دن وہ اسے دیکھیں گے تو گویا وہ (دنیا میں) ایک شام یا اس کی صبح ہی ٹھہرے تھے

سورۃ النازعات: بامحاورہ ترجمہ

قسم ہے ان فرشتوں کی جو سختی سے کھینچتے ہیں، اور ان کی جو نرمی سے روح نکالتے ہیں، اور ان کی جو تیرتے ہوئے چلتے ہیں، پھر سبقت لے جانے والوں کی، پھر اللہ کے حکم سے کاموں کی تدبیر کرنے والوں کی — کہ تم ضرور اٹھائے جاؤ گے۔ جس دن لرزنے والی لرزے گی اور اس کے پیچھے دوسری آپڑے گی، اس دن دل دھڑک رہے ہوں گے اور

نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ کافر کہتے ہیں: کیا ہم پہلی حالت میں لوٹائے جائیں گے، جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے؟ کہتے ہیں: یہ واپسی تو سراسر خسارہ ہے۔ حالانکہ وہ بس ایک ہی جھڑکی ہو گی اور یکایک سب کھلے میدان میں حاضر ہوں گے۔ کیا آپ کے پاس موسیٰ کی خبر آئی ہے؟ جب اس کے رب نے مقدس وادی طویٰ میں اسے پکارا: فرعون کے پاس جاؤ، وہ سرکش ہو گیا ہے؛ کہو: کیا تم پاک ہونے کی طرف آؤ گے؟ اور میں تمہیں تمہارے رب کی طرف راہ دکھاؤں تاکہ تم ڈرو۔ پھر موسیٰ نے اسے بڑی نشانی دکھائی، مگر فرعون نے جھٹلایا اور نافرمانی کی، پھر پیٹھ پھیر کر کوشش میں لگ گیا، لوگوں کو جمع کر کے پکارا: میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔ تو اللہ نے اسے آخرت اور دنیا کی عبرتناک سزا میں پکڑ لیا۔ اس میں اس شخص کے لیے عبرت ہے جو ڈرتا ہے۔ کیا تمہاری تخلیق مشکل ہے یا آسمان کی؟ اللہ نے اسے بنایا، اس کی چھت بلند کی اور درست کیا، اس کی رات کو تاریک اور دن کو روشن کیا، پھر زمین کو بچھایا، اس سے پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑ جما دیے — تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدے کے لیے۔ پھر جب سب سے بڑی آفت آئے گی، اس دن انسان یاد کرے گا جو کچھ اس نے کیا تھا، اور دیکھنے والوں کے سامنے دوزخ ظاہر کر دی جائے گی۔ جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی، دوزخ اس کا ٹھکانا ہے؛ اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا، جنت اس کا ٹھکانا ہے۔ وہ آپ سے قیامت کا وقت پوچھتے ہیں؛ آپ کا کام صرف ڈرانا ہے، اس کا علم آپ کے رب ہی کے پاس ہے۔

سورۃ الانفطار: مختصر تعارف اور لفظی ترجمہ

سورۃ الانفطار کی 19 آیات ہیں۔ اس کا مرکزی مضمون جوابدہی کا احساس ہے: انسان کی ہر حرکت کراماً کاتبین لکھ رہے ہیں، اس لیے اسے اپنے کریم رب کی نعمتوں کو دیکھ کر غرور اور دھوکے میں نہیں پڑنا چاہیے۔ سورت کے آخر میں یومِ جزا کی تعریف اس انداز سے کی گئی ہے کہ اس دن کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا اور حکم صرف اللہ کا ہو گا۔

جدول 2: سورۃ الانفطار — لفظی ترجمہ (آیت، عربی لفظ / ترکیب، لفظی معنی)

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی معنی
1	اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ	جب آسمان پھٹ جائے گا

2	وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ	اور جب ستارے بکھر کر گر پڑیں گے
3	وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ	اور جب سمندر ابال دیے جائیں گے (بہا دیے جائیں گے)
4	وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ	اور جب قبریں الٹ پلٹ کر دی جائیں گی
5	عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ	ہر جان جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا
6	مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ	اے انسان! تجھے تیرے کریم رب کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈالا؟
7	الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ	جس نے تجھے پیدا کیا، پھر درست کیا، پھر متناسب بنایا
8	فِيْ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ	جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ کر بنایا
9	كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ	ہر گز نہیں، بلکہ تم جزا (کے دن) کو جھٹلاتے ہو
10	وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ	اور بے شک تم پر نگرانی کرنے والے مقرر ہیں
11	كِرَامًا كَاتِبِيْنَ	معزز لکھنے والے (کراماً کاتبین)
12	يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ	وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو
13	اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ	بے شک نیکوکار نعمتوں میں ہوں گے

14	وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ	اور بے شک بدکار دوزخ میں ہوں گے
17	وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ	اور آپ کیا جانیں کہ جزا کا دن کیا ہے؟
19	يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا	جس دن کوئی جان کسی جان کے لیے کسی چیز کی مالک نہ ہو گی
19	وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ	اور اس دن حکم صرف اللہ ہی کا ہو گا

سورۃ الانفطار: بامحاورہ ترجمہ

جب آسمان پھٹ جائے گا، ستارے بکھر جائیں گے، سمندر بہا دیے جائیں گے اور قبریں الٹ پلٹ کر دی جائیں گی، تو ہر جان کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا۔ اے انسان! تجھے تیرے بزرگ و کریم رب کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈال دیا؟ وہی جس نے تجھے پیدا کیا، پھر تیرے اعضاء درست کیے اور تجھے متناسب بنایا، اور جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا۔ ہرگز نہیں، اصل بات یہ ہے کہ تم جزا کے دن کو جھٹلاتے ہو، حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں — معزز لکھنے والے جو جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔ بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے اور بدکار دوزخ میں؛ وہ جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے اور اس سے کبھی غائب نہ ہوں گے۔ اور آپ کیا جانیں کہ جزا کا دن کیا ہے؟ پھر آپ کیا جانیں کہ جزا کا دن کیا ہے؟ یہ وہ دن ہے جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آ سکے گا اور اس دن حکم صرف اللہ کا ہو گا۔

مشکل الفاظ کی تشریح

"راجفہ" زلزلے اور پہلے صور کو اور "رادفہ" اس کے بعد پھونکے جانے والے دوسرے صور کو کہا گیا ہے۔ "حافرہ" سے مراد پہلی حالت، یعنی موت کے بعد دوبارہ زندگی کی طرف لوٹنا ہے؛ کافر تعجب سے یہ لفظ استعمال کرتے تھے۔ "ساہرہ" سے مراد میدانِ حشر کی کھلی زمین ہے۔ سورۃ الانفطار میں "بعثرت" کا مطلب قبروں کا الٹ دیا جانا اور مردوں کا باہر آ جانا ہے۔ "غرّک" دھوکے میں ڈالنے کے معنی میں ہے؛ مفسرین کے مطابق انسان کو دھوکے میں ڈالنے والی چیز شیطان، نفس کی خواہش یا اللہ کی مہلت و کرم کو

غلط سمجھنا ہے —اسی لیے اگلی آیت میں رب کو "کریم" کہہ کر تنبیہ کی گئی کہ کرم کا صلہ ناشکری نہیں بلکہ شکر اور اطاعت ہونا چاہیے۔ "دین" یہاں جزا و حساب کے معنی میں آیا ہے۔

خلاصہ و اسباق

سورۃ النازعات سے سبق ملتا ہے کہ سرکشی کا انجام فرعون جیسا ہوتا ہے، رغبات کا راستہ خوفِ خدا اور نفس کی ضبط میں ہے۔ سورۃ الانفطار سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا ہر عمل محفوظ ہو رہا ہے، اس لیے تنہائی میں بھی گناہ سے بچنا چاہیے۔ طالب علم کے لیے اہم پیغام یہ ہے کہ وہ ان سورتوں کے ترجمے کو محض امتحانی ضرورت نہ سمجھے بلکہ اپنے روزمرہ اعمال کی نگرانی کی تربیت کے طور پر پڑھے، کیونکہ جوابدہی کا احساس ہی انسان کو سرکشی سے روکنا اور اطاعت پر آمادہ کرتا ہے۔

اختتام

اختتاماً کہا جا سکتا ہے کہ سورۃ النازعات فرشتوں، قیامت، فرعون کی عبرت اور نفس کی تربیت کو یکجا کرتی ہے، جبکہ سورۃ الانفطار انسان کو اس کے کریم رب کی نعمتوں اور کراماً کاتبین کی نگرانی کی یاد دلا کر غفلت سے جگاتی ہے۔ دونوں سورتوں کا لفظی ترجمہ عربی الفاظ کی تفہیم دیتا ہے اور بامحاورہ ترجمہ دل پر اثر کرتا ہے، یہی دورہ ترجمہ کے اس کورس کا اصل مقصد ہے۔

سوال نمبر 3 (20 نمبر)

سوال: سورۃ المطففین اور سورۃ الانشقاق کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجیے۔

تعارف

سورۃ المطففین قرآن مجید کی 83 ویں اور سورۃ الانشقاق 84 ویں سورت ہے؛ دونوں مکی ہیں۔ سورۃ المطففین کا مرکزی موضوع ناپ تول میں کمی بیشی کی مذمت اور اس سے آگے بڑھ کر ہر قسم کی حق تلفی اور جوابدہی سے غفلت کی مذمت ہے۔ اس میں بدکاروں کے اعمال کی فہرست "سجین" اور نیکوکاروں کی فہرست "علیین" کا ذکر، رحیق و تسنیم جیسی جنتی نعمتوں کا بیان اور دنیا میں مؤمنوں کا مذاق اڑانے والوں کے اُلٹے انجام کی تصویر ہے۔ سورۃ الانشقاق میں آسمان و زمین کی اطاعت، انسان کی محنت و مشقت بھری زندگی، اعمال نامے کا دائیں ہاتھ یا پیٹھ پیچھے سے ملنا، اور زندگی کے بدلتے مراحل پر قسمیں کھا کر ایمان کی دعوت دی گئی ہے۔ ذیل میں دونوں سورتوں کا لفظی ترجمہ جدولوں اور بامحاورہ ترجمہ رواں نثر میں پیش کیا جاتا ہے۔

سورۃ المطففین: مختصر تعارف

سورۃ المطففین کی 36 آیات ہیں۔ "مطففین" تطفیف سے ہے، یعنی ناپ تول میں کمی کرنا۔ اہلِ مدینہ کی ایک بری عادت کی اصلاح کے تناظر میں اس سورت کو مکی و مدنی اقوال کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے، تاہم اس کا پیغام آفاقی ہے کہ لین دین میں کمی کرنا اللہ کے نزدیک بڑا جرم ہے کیونکہ یہ روزِ حساب سے بے خوفی کی علامت ہے۔ سورت میں رحیق مختوم یعنی مہر بند پاکیزہ شرابِ جنت اور تسنیم نامی چشمے کا ذکر طلبِ آخرت کی ترغیب کے لیے آیا ہے۔

جدول 1: سورۃ المطففین — لفظی ترجمہ (آیت، عربی لفظ/ترکیب، لفظی معنی)

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی معنی
1	وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ	خرابی / ہلاکت ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے
2	إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ	جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں

3	وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ	اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیتے ہیں تو کم کر دیتے ہیں
6-4	أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ	کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ وہ ایک عظیم دن کے لیے اٹھائے جائیں گے؟
7	كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ	ہر گز نہیں، بے شک بدکاروں کا نامہ اعمال سجین میں ہے
9	كِتَابٌ مَّرْقُومٌ	ایک لکھی ہوئی کتاب (فہرست)
11	الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ	جو جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں
12	وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ	اور اسے نہیں جھٹلاتا مگر ہر حد سے بڑھنے والا گناہگار
13	قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ	کہتا ہے: یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں
14	كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ	ہر گز نہیں، بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے زنگ چڑھ گیا ہے
15	كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ	ہر گز نہیں، اس دن وہ اپنے رب (کے دیدار) سے روک دیے جائیں گے
18	كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ	ہر گز نہیں، بے شک نیکوکاروں کا نامہ اعمال علیین میں

		ہے
23-22	اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ ﴿۲۳﴾ عَلَی الۡاَرَآئِکِ یَنۡظُرُوۡنَ	بے شک نیکو کار نعمتوں میں ہوں گے، تختوں پر (بیٹھے) نظارے کریں گے
24	تَعۡرِفُ فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ نَضۡرَةَ النَّعِیۡمِ	آپ ان کے چہروں پر نعمت کی تازگی پہچانیں گے
25	یُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَّحِیۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ	انہیں مہر بند خالص شراب (رحیق) پلائی جائے گی
26	خِتٰمُهٗ مِسۡکٌ	اس کی مہر مشک کی ہو گی (آخری خوشبو مشک جیسی ہو گی)
26	وَفِیۡ ذٰلِکَ فَلۡیَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَ	اور اسی (نعمت) میں رغبت کرنے والوں کو رغبت کرنی چاہیے
28-27	وَمِزَاجُهٗ مِنۡ تَسۡنِیۡمٍ ﴿۲۷﴾ عَیۡنًا یَّشۡرَبُ بِهَا الۡمُقَرَّبُوۡنَ	اور اس میں تسنیم کی آمیزش ہو گی؛ وہ چشمہ جس سے مقرب بندے پیتے ہیں
29	اِنَّ الَّذِیۡنَ اَجۡرَمُوۡا کَانُوۡا مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یَضۡحَکُوۡنَ	بے شک مجرم لوگ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے
30	وَاِذَا مَرُّوۡا بِهِمۡ یَتَغَامَزُوۡنَ	اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو آنکھوں سے اشارے کرتے تھے
31	وَاِذَا انۡقَلَبُوۡۤا اِلٰۤی اَهۡلِهِمُ انۡقَلَبُوۡا فٰکِهِیۡنَ	اور جب اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتے تو مزے لیتے

		ہوئے لوٹتے تھے
34	فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ	تو آج ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے

سورۃ المطففین: بامحاورہ ترجمہ

تباہی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے، جو لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں پورا لیتے ہیں اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیتے ہیں تو کم کر دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ وہ اٹھائے جائیں گے ایک بڑے دن کے لیے، جس دن سب لوگ جہانوں کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے؟ ہرگز نہیں، بدکاروں کا اعمال نامہ سجین میں ہے؛ اور آپ کیا جانیں سجین کیا ہے؟ یہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے، جو جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں؛ اور اسے صرف وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے گزرا ہوا گناہگار ہو۔ جب اس پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے: یہ پہلوں کی کہانیاں ہیں۔ ہرگز نہیں، بلکہ ان کے دلوں پر ان کے کرتوتوں کا زنگ چڑھ گیا ہے۔ ہرگز نہیں، اس دن وہ اپنے رب سے روک دیے جائیں گے، پھر وہ دوزخ میں داخل ہوں گے، پھر کہا جائے گا: یہی ہے وہ جسے تم جھٹلاتے تھے۔ ہرگز نہیں، نیکوکاروں کا اعمال نامہ علیین میں ہے؛ وہ بھی ایک لکھی ہوئی کتاب ہے جسے مقرب فرشتے دیکھتے ہیں۔ بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے، تختوں پر بیٹھے نظارے کریں گے؛ آپ ان کے چہروں میں نعمت کی رونق پہچانیں گے؛ انہیں مہر لگی ہوئی خالص شراب پلائی جائے گی جس کی مہر مشک ہو گی — اسی کے لیے شوق رکھنے والوں کو شوق رکھنا چاہیے — اور اس میں تسنیم کی آمیزش ہو گی، اس چشمے کی جس سے اللہ کے مقرب بندے پیتے ہیں۔ مجرم لوگ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے، ان کے پاس سے گزرتے تو اشارے کرتے تھے، اپنے گھروں کو لوٹتے تو اتراتے ہوئے لوٹتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ تو گمراہ ہیں، حالانکہ وہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ تو آج ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے، تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے: کیا کافروں کو ان کے کیے کا پورا بدلہ مل گیا؟

سورۃ الانشقاق: مختصر تعارف اور لفظی ترجمہ

سورۃ الانشقاق کی 25 آیات ہیں۔ اس میں انسان کی پوری زندگی کو "کدح" یعنی مسلسل محنت و مشقت کہا گیا ہے جس کا انجام رب سے ملاقات ہے؛ اس لیے اعمال نامے کا رخ انسان کے انجام کا فیصلہ کرتا ہے۔ چاند کے بتدریج پورا ہونے اور رات کے جمع کرنے کی قسموں سے زندگی کے مرحلہ وار سفر کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

جدول 2: سورۃ الانشقاق — لفظی ترجمہ (آیت، عربی لفظ / ترکیب، لفظی معنی)

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی معنی
1	إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ	جب آسمان پھٹ جائے گا
2	وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ	اور اپنے رب کا حکم سنے گا اور اسی کا یہ حق ہے
3	وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ	اور جب زمین پھیلا دی جائے گی
4	وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ	اور جو کچھ اس میں ہے باہر ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی
6	يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ	اے انسان! تو اپنے رب کی طرف مشقت اٹھاتا ہوا جا رہا ہے، پھر اس سے ملنے والا ہے
8-7	فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا	تو جسے اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا، اس سے آسان حساب لیا جائے گا
9	وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا	اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوش خوش لوٹے گا

10	وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ	اور جسے اس کا نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے دیا گیا
12-11	فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ۝ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا	تو وہ موت کو پکارے گا اور بھڑکتی آگ میں داخل ہو گا
13	إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا	وہ اپنے گھر والوں میں خوش رہا کرتا تھا
14	إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ	اس نے سمجھا تھا کہ وہ کبھی (اللہ کی طرف) لوٹ کر نہیں جائے گا
15	بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا	کیوں نہیں، اس کا رب اسے دیکھ رہا تھا
16	فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ	تو میں قسم کھاتا ہوں شفق (شام کی سرخی) کی
17	وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ	اور رات کی اور اس چیز کی جو وہ سمیٹ لے
18	وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ	اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے
19	لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ	تم ضرور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف چڑھتے جاؤ گے
21-20	فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ	تو انہیں کیا ہوا ہے کہ ایمان نہیں لاتے؟ اور جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے
24	فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ	تو انہیں دردناک عذاب کی خبر دے دیجیے
25	لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ	ان کے لیے ختم نہ ہونے والا اجر ہے

سورۃ الانشقاق: بامحاورہ ترجمہ

جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے رب کی بات سنے گا —اور یہی اس کے لائق ہے —اور جب زمین پھیلا دی جائے گی اور جو کچھ اس میں ہے باہر ڈال کر خالی ہو جائے گی اور اپنے رب کی بات سنے گی —اور یہی اس کے لائق ہے۔ اے انسان! تو اپنے رب کی طرف بڑی مشقت اٹھاتا چلا جا رہا ہے اور آخر اس سے جا ملے گا۔ پھر جس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے لوگوں کی طرف مسرور ہو کر لوٹے گا۔ اور جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا، وہ موت کو پکارے گا اور دہکتی آگ میں جا پڑے گا؛ وہ دنیا میں اپنے گھر والوں میں خوش رہا کرتا تھا اور سمجھتا تھا کہ وہ کبھی لوٹ کر نہیں جائے گا۔ کیوں نہیں، اس کا رب اسے خوب دیکھ رہا تھا۔ میں قسم کھاتا ہوں شام کی سرخی کی، رات کی اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے اس کی، اور چاند کی جب وہ کامل ہو جاتا ہے، کہ تم ضرور درجہ بدرجہ ایک حالت سے دوسری حالت طے کرتے جاؤ گے۔ پھر انہیں کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے، اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے؟ بلکہ کافر جھٹلاتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ اپنے دلوں میں سمیٹے ہوئے ہیں۔ تو انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے —سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے؛ ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گا۔

مشکل الفاظ کی تشریح

"سجین" سجن (قید) سے ماخوذ ہے؛ بدکاروں کے اعمال کی فہرست کی وہ جگہ جہاں ریکارڈ محفوظ و مقید ہے، جبکہ "علیین" علو یعنی بلندی سے ہے۔ "ران" کا مطلب دلوں پر گناہوں کے سبب پڑ جانے والا زنگ و میل ہے جو حق قبول کرنے کی صلاحیت ختم کر دیتا ہے۔ سورۃ الانشقاق میں "کادح" محنت و کوشش کرنے والے کو کہتے ہیں؛ اس سے واضح ہوتا ہے کہ زندگی آرام کا نام نہیں بلکہ عمل و جدوجہد کا نام ہے۔ "یحور" لوٹنے کے معنی میں ہے اور "طبقاً عن طبق" سے مراد پیدائش سے موت اور پھر حشر تک کے مراحل، یا مشکلات و حالات کی بدلتی ہوئی منزلیں ہیں۔ ان الفاظ کی تفہیم سے دونوں سورتوں کا پیغام واضح ہو جاتا ہے کہ ایمان و عمل ہی انجام کا تعین کرتے ہیں۔

خلاصہ واسباق

سورۃ المطففین کا اہم سبق یہ ہے کہ معاشی دیانت آخرت کے عقیدے سے جڑی ہوئی ہے؛ جو ناپ تول میں کمی کرتا ہے وہ درحقیقت روزِ حساب کو جھٹلا رہا ہوتا ہے۔ اس لیے طالب علم، تاجر اور ملازم — ہر شخص کو اپنے شعبے کی ”تطفیف“ یعنی حق تلفی سے بچنا چاہیے۔ سورۃ الانشقاق سکھاتی ہے کہ محنت بھری زندگی کا ہر مرحلہ انسان کو رب کی ملاقات کے قریب کر رہا ہے؛ دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال پانے کی تیاری یہ ہے کہ آج کے مرحلے میں ایمان و عمل کو درست رکھا جائے۔ دونوں سورتوں کا لفظی ترجمہ بالخصوص طلبہ کو عربی تراکیب (مثلاً شرطیہ جملے اور قسم کے جواب) سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

اختتام

اختتاماً، سورۃ المطففین لین دین کی امانت اور جنتی نعمتوں کی رغبت کا درس ہے، جبکہ سورۃ الانشقاق زندگی کے سفر اور آسان و سخت حساب کی یاددہانی ہے۔ دونوں کے لفظی و بامحاورہ ترجمے کا مطالعہ طالب علم کو جزءِ عمّ کے اس حصے کی عربی ساخت اور اخلاقی پیغام، دونوں سے روشناس کراتا ہے۔

سوال نمبر 4 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الطارق تا سورۃ الغاشیہ کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

اس سوال میں تین سورتوں کا ترجمہ مطلوب ہے: سورۃ الطارق (86)، سورۃ الاعلیٰ (87) اور سورۃ الغاشیہ (88)؛ تینوں مکی ہیں۔ سورۃ الطارق رات کو چمکنے والے ستارے کی قسم سے شروع ہو کر انسان کی تخلیق اور دوبارہ زندہ کیے جانے کی قدرت بیان کرتی ہے اور قرآن کو قولِ فیصل قرار دیتی ہے۔ سورۃ الاعلیٰ تسبیح، تخلیق و تقدیر، نبی کریم ﷺ کو خوشخبری، تزکیہ نفس کی کامیابی اور صحفِ ابراہیم و موسیٰ کا ذکر لیے ہوئے ہے۔ سورۃ الغاشیہ قیامت (الغاشیہ: چھا جانے والی) کے دو متضاد مناظر — دوزخیوں کی خواری اور

جنتیوں کی نعمتیں ــــ پیش کر کے اونٹ، آسمان، پہاڑ اور زمین کی طرف غور کی دعوت دیتی ہے اور فرمایا گیا کہ نبی کا کام نصیحت کرنا ہے، زبردستی منوانا نہیں۔ ذیل میں تینوں سورتوں کا لفظی ترجمہ جداگانہ جدولوں میں اور بامحاورہ ترجمہ الگ الگ دیا جاتا ہے۔

سورۃ الطارق: تعارف و لفظی ترجمہ

سورۃ الطارق کی 17 آیات ہیں۔ "طارق" رات کو آنے والے کو کہتے ہیں کیونکہ ستارے رات میں نمودار ہوتے ہیں۔ سورت کا مرکزی استدلال یہ ہے کہ جس اللہ نے انسان کو ایک اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا، وہ اسے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے؛ اسی لیے باطنی [illegible] والے دن کوئی قوت اور مددگار کام نہیں آئے گا۔

جدول 1: سورۃ الطارق ــــ لفظی ترجمہ (آیت، عربی لفظ / ترکیب، لفظی معنی)

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی معنی
1	وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ	قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے (ستارے) کی
3-2	وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ	اور آپ کیا جانیں کہ طارق کیا ہے؟ وہ چمکتا ہوا (اندھیرا چیرنے والا) ستارہ ہے
4	إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ	کوئی جان ایسی نہیں جس پر کوئی نگہبان مقرر نہ ہو
6-5	فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ	تو انسان دیکھے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا؛ وہ اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا
7	يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ	جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے

8	اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ	بے شک وہ اسے لوٹانے (دوبارہ پیدا کرنے) پر قادر ہے
9	یَوْمَ تُبْلَی السَّرَآئِرُ	جس دن چھپے ہوئے راز جانچے جائیں گے
10	فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ	تو اس کے پاس نہ کوئی قوت ہو گی اور نہ کوئی مدد گار
11	وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ	قسم ہے آسمان کی جو بارش لوٹاتا ہے
12	وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ	اور زمین کی جو (نباتات کے لیے) پھٹتی ہے
13	اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ	بے شک یہ (قرآن) فیصلہ کن قول ہے
14	وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ	اور یہ کوئی مذاق / کھیل نہیں ہے
16-15	اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا ۝ وَّاَكِیْدُ كَیْدًا	وہ ایک چال چل رہے ہیں، اور میں بھی ایک تدبیر کرتا ہوں
17	فَمَهِّلِ الْكٰفِرِیْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا	تو کافروں کو مہلت دیجیے، انہیں تھوڑی سی مہلت دیجیے

سورۃ الطارق: بامحاورہ ترجمہ

قسم ہے آسمان کی اور رات کو طلوع ہونے والے ستارے کی۔ اور آپ کیا جانیں کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ وہ روشن چمکنے والا ستارہ ہے۔ کوئی جان ایسی نہیں جس پر نگہبان مقرر نہ ہو۔ تو انسان غور کرے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا: وہ اچھل کر نکلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا، جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔ بے شک اللہ اسے دوبارہ

لوٹانے پر کامل قدرت رکھتا ہے، اس دن جب سارے راز کھول کر جانچے جائیں گے؛ پھر انسان کے پاس نہ کوئی زور ہو گا اور نہ کوئی مدد گار۔ قسم ہے بارش برسانے والے آسمان کی اور پھٹنے والی زمین کی، کہ یہ قرآن فیصلہ کرنے والا کلام ہے اور یہ کوئی بے مقصد بات نہیں۔ یہ لوگ ایک چال چل رہے ہیں اور میں بھی تدبیر کرتا ہوں؛ تو کافروں کو ڈھیل دیجیے، انہیں تھوڑی سی مہلت دیجیے۔

سورۃ الاعلیٰ: تعارف و لفظی ترجمہ

سورۃ الاعلیٰ کی 19 آیات ہیں اور اس کا آغاز اللہ کی تسبیح سے ہوتا ہے۔ اس میں دی کے بار۔ میں نبی کریم ﷺ کو اطمینان دلایا گیا کہ آپ نہیں بھولیں گے، نصیحت کی افادیت بیان ہوئی، اور بتایا گیا کہ کامیاب وہ ہے جو پاک ہو، رب کا ذکر کرے اور نماز پڑھے؛ اور یہ مضمون ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام کے صحیفوں میں بھی تھا۔

پرول 2: سورۃ اعلیٰ — لفظی ترجمہ (آیت، عربی لفظ/ترکیب، لفظی معنی)

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی معنی
1	سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى	اپنے سب سے بلند رب کے نام کی تسبیح کیجیے
2	الَّذِي خَلَقَ فَسَوّٰى	جس نے پیدا کیا، پھر درست / متناسب بنایا
3	وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدٰى	اور جس نے تقدیر مقرر کی، پھر راہ دکھائی
5-4	وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝ فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوٰى	اور جس نے چارہ (سبزہ) نکالا، پھر اسے سیاہ خشک کوڑا بنا دیا
6	سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى	ہم آپ کو پڑھائیں گے، تو آپ نہیں بھولیں گے
7	إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى	مگر جو اللہ چاہے؛ بے شک وہ ظاہر اور چھپی ہوئی بات کو

		جانتا ہے
8	وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ	اور ہم آپ کے لیے آسانی کا راستہ آسان کر دیں گے
9	فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ	تو نصیحت کیجیے، اگر نصیحت فائدہ دے
11-10	سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ ۝ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى	جو ڈرتا ہے وہ نصیحت قبول کرے گا؛ اور اس سے بڑا بدبخت دور رہے گا
12	الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ	جو سب سے بڑی آگ میں داخل ہو گا
14	قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ	یقیناً وہ کامیاب ہوا جو پاک ہو گیا
15	وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ	اور اپنے رب کا نام یاد کیا، پھر نماز پڑھی
17-16	بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ	بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو، حالانکہ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے
19-18	إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ	بے شک یہ بات پہلے صحیفوں میں بھی ہے؛ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں

سورۃ الاعلیٰ: بامحاورہ ترجمہ

اپنے سب سے برتر رب کے نام کی پاکی بیان کیجیے، جس نے پیدا کیا اور درست بنایا، جس نے اندازہ مقرر کیا اور راہ دکھائی، اور جس نے سبز چارہ نکالا پھر اسے خشک سیاہ کوڑا بنا دیا۔ ہم آپ کو پڑھائیں گے تو آپ نہیں بھولیں گے، سوائے اس کے جو اللہ چاہے؛ وہ کھلی اور چھپی سب باتیں جانتا ہے۔ اور ہم آپ کو آسانی کے لیے سہولت دیں گے۔ تو نصیحت

کرتے رہیے اگر نصیحت مفید ہو؛ جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ نصیحت حاصل کرے گا، اور بڑا بدبخت اس سے پہلو تہی کرے گا جو بڑی آگ میں داخل ہو گا، پھر نہ اس میں مرے گا نہ جیے گا۔ یقیناً وہ شخص کامیاب ہو گیا جو پاک ہوا، اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز پڑھی۔ مگر تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو، حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔ یہ بات یقیناً پہلے صحیفوں میں بھی موجود ہے — ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

سورۃ الغاشیہ: تعارف و لفظی ترجمہ

سورۃ الغاشیہ کی 26 آیات ہیں۔ "غاشیہ" قیامت کا نام ہے کیونکہ وہ سب کو گھیر لے گی۔ سورت میں پہلے دوزخیوں کی ذلت (کھولتا پانی اور ضریع نامی کانٹے دار غذا) اور پھر جنتیوں کی نعمتوں (بلند تخت، رکھے ہوئے جام، قطار میں بچھے گدے) کا تقابلی بیان ہے، جس سے منظم ترجمے میں اسمائے جنت و دوزخ کی لغت سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

جدول 3: سورۃ الغاشیہ — لفظی ترجمہ (آیت، عربی لفظ / ترکیب، لفظی معنی)

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی معنی
1	هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ	کیا آپ کے پاس چھا جانے والی (قیامت) کی خبر آئی ہے؟
3-2	وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ	اس دن کچھ چہرے ذلیل ہوں گے؛ محنت کرنے والے، تھکے ہوئے
5-4	تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ	دہکتی آگ میں داخل ہوں گے؛ کھولتے ہوئے چشمے سے پلائے جائیں گے
7-6	لَّيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن	ان کے لیے کانٹے دار خشک غذا (ضریع) کے سوا کوئی

	جُوعٍ	کھانا نہ ہو گا؛ جو نہ موٹا کرے اور نہ بھوک مٹائے
10-8	وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ	اس دن کچھ چہرے خوش و خرم ہوں گے؛ اپنی کوشش سے راضی؛ بلند جنت میں ہوں گے
11	لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً	وہاں کوئی لغو بات نہ سنیں گے
16-12	فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۝ وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۝ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ	اس میں بہتا چشمہ ہے؛ اونچے تخت ہیں؛ رکھے ہوئے جام ہیں؛ قطار میں لگے گدے ہیں؛ پھیلائے ہوئے قالین ہیں
17	أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ	کیا وہ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کیا گیا؟
20-18	وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ	اور آسمان کی طرف کہ کیسے بلند کیا گیا؛ اور پہاڑوں کی طرف کہ کیسے گاڑ دیے گئے؛ اور زمین کی طرف کہ کیسے بچھائی گئی
22-21	فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ۝ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ	تو نصیحت کیجیے، آپ صرف نصیحت کرنے والے ہیں؛ آپ ان پر داروغہ / مسلط نہیں
24-23	إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ۝ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ	مگر جو منہ پھیرے اور انکار کرے، اللہ اسے سب سے بڑا عذاب دے گا

سورۃ الغاشیہ: بامحاورہ ترجمہ

کیا آپ کے پاس اس چھا جانے والی (قیامت) کی خبر آئی ہے؟ اس دن کچھ چہرے ذلیل ہوں گے، محنت کرنے والے اور تھکے ماندے؛ وہ دہکتی آگ میں داخل ہوں گے، کھولتے چشمے سے پلائے جائیں گے، ان کے لیے کانٹے دار غذا کے سوا کچھ نہ ہو گا جو نہ بدن کو تازہ کرے نہ بھوک دور کرے۔ اس دن کچھ چہرے تر و تازہ ہوں گے، اپنی کوشش کا پھل پا کر راضی ہوں گے، بلند جنت میں ہوں گے جہاں کوئی بے ہودہ بات نہیں سنیں گے؛ وہاں بہتا ہوا چشمہ، اونچے تخت، رکھے ہوئے جام، قطار میں سجے ہوئے گدے اور پھیلے ہوئے قیمتی قالین ہوں گے۔ کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ اسے کیسا (عجیب) بنایا گیا؟ آسمان کی طرف کہ کیسا بلند کیا گیا، پہاڑوں کی طرف کہ کیسے نصب کیے گئے، اور زمین کی طرف کہ کیسے بچھائی گئی؟ تو آپ نصیحت کیجیے، آپ تو نصیحت کرنے والے ہیں، ان پر کوئی داروغہ نہیں۔ مگر جو روگردانی کرے اور کفر کرے، اللہ اسے بہت بڑا عذاب دے گا۔ یقیناً ہماری ہی طرف ان کو لوٹنا ہے، پھر ان کا حساب لینا بھی ہمارا ہی کام ہے۔

مشکل الفاظ کی تشریح

"ثاقب" کا مطلب چمک کر اندھیرا چیرنے والا؛ "رجع" یہاں بارش کے بار بار لوٹنے کے معنی میں ہے۔ سورۃ الاعلیٰ میں "غثاء احویٰ" سبزے کے سوکھ کر سیاہ ہو جانے کو کہتے ہیں جو دنیاوی زندگی کی ناپائیداری کی تمثیل ہے۔ "اشقیٰ" سب سے بدبخت، یعنی وہ جو نصیحت سے منہ موڑے۔ سورۃ الغاشیہ میں "ضریع" ایک کانٹے دار، بدبودار اور مہلک غذا کا نام ہے؛ "نمارق" گدے اور تکیے اور "زرابی" قیمتی قالین ہیں۔ "مصیطر" کے معنی مسلط اور زبردستی کرنے والا؛ اس آیت سے دعوت کا اصول معلوم ہوتا ہے کہ داعی کا فرض پیغام پہنچانا ہے، نتائج اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ ان الفاظ کی تفہیم اس سوال میں خاص اہمیت رکھتی ہے کیونکہ یہ تینوں سورتیں نمازوں میں کثرت سے پڑھی جاتی ہیں۔

خلاصہ واسباق

ان تین سورتوں کا مشترکہ پیغام یہ ہے کہ کائنات کی ہر نشانی خالق کی قدرت اور آخرت کی گواہی دے رہی ہے۔ سورۃ الطارق انسان کو اس کی ابتدا یاد دلا کر انجام کی تیاری کا کہتی ہے؛ سورۃ الاعلیٰ کامیابی کا فارمولا دیتی ہے: تزکیہ، ذکر اور نماز؛ اور سورۃ الغاشیہ دو انجام سامنے رکھ کر غور و فکر کی دعوت دیتی ہے۔ طالب علم کے لیے سبق یہ ہے کہ نماز میں پڑھی جانے والی ان سورتوں کے ترجمے کو ذہن میں رکھے تو نماز میں خشوع پیدا ہوتا ہے اور یہی ترجمہ سیکھنے کا اصل ثمرہ ہے۔

اختتام

اختتاماً کہا جا سکتا ہے کہ سورۃ الطارق قدرتِ بعث، سورۃ الاعلیٰ تزکیہ و نماز، اور سورۃ الغاشیہ فکرِ آخرت کی سورتیں ہیں۔ تینوں کے لفظی ترجمے سے الفاظ و تراکیب کی سمجھ آتی ہے اور بامحاورہ ترجمے سے ان کا پیغام عملی زندگی سے جڑ جاتا ہے۔

سوال نمبر 5 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الفجر تا سورۃ الشمس کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

اس سوال میں سورۃ الفجر (89) سے سورۃ الشمس (91) تک تین سورتوں کا ترجمہ مطلوب ہے، یعنی سورۃ الفجر، سورۃ البلد اور سورۃ الشمس؛ تینوں مکی ہیں۔ سورۃ الفجر میں فجر، دس راتوں اور شفع و وتر کی قسموں کے بعد عاد، ثمود اور فرعون کی ہلاکت کو عبرت بنایا گیا، انسان کی آزمائش میں بدلتی ہوئی روش کی مذمت کی گئی، اور آخر میں نفسِ مطمئنہ کو جنت کی بشارت دی گئی۔ سورۃ البلد مکہ مکرمہ کی قسم سے شروع ہو کر "عقبہ" یعنی دشوار گزار گھاٹی سے گزرنے کی وضاحت کرتی ہے جس سے مراد غلام آزاد کرنا، یتیم و مسکین

کو کھلانا اور اہلِ ایمان کے ساتھ صبر و رحم کی وصیت میں شامل ہونا ہے۔ سورۃ الشمس سورج و چاند اور نفسِ انسانی کی قسموں کے بعد تزکیے کو فلاح اور نفس کو آلودہ کرنے کو خسارے کا سبب قرار دیتی ہے اور ثمود کی ہلاکت کو اس کی مثال بناتی ہے۔ ذیل میں تینوں سورتوں کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

سورۃ الفجر: تعارف و لفظی ترجمہ

سورۃ الفجر کی 30 آیات ہیں۔ اس کے آغاز کی قسمیں اہلِ عقل کے لیے بتانی ہیں؛ مشہور تفسیر کے مطابق "دس راتوں" سے مراد ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں اور "شفع و وتر" سے مراد جفت (جفت) اور طاق اعداد یا نمازوں کی اقسام ہیں — اس قسم کے مقامات پر ترجمے میں لفظی معنی دینا اور تشریح الگ سے بیان کرنا ہی درست طریقہ ہے، اسی لیے نیچے جدول میں لفظی معنی اور تشریحی نوٹ جدا رکھا گیا ہے۔

جدول 1: سورۃ الفجر — لفظی ترجمہ (آیت، عربی لفظ/ترکیب، لفظی معنی)

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی معنی
2-1	وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ	قسم ہے فجر کی، اور دس راتوں کی
3	وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ	اور جفت اور طاق کی
4	وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ	اور رات کی جب وہ چلتی (رخصت ہوتی) ہے
5	هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ	کیا اس میں عقل والے کے لیے (کافی) قسم ہے؟
7-6	أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ	کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے عاد کے ساتھ کیا کیا؟ ارم والوں کے ساتھ جو ستونوں والے تھے

9	وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ	اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی میں چٹانیں تراشی تھیں
10	وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ	اور فرعون کے ساتھ جو میخوں والا تھا
12-11	الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ	جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی، پھر ان میں فساد کی کثرت کی
13	فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ	تو آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسا دیا
14	إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ	بے شک آپ کا رب گھات میں ہے (سب پر نظر رکھے ہوئے ہے)
15	فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ	پس انسان کا حال یہ ہے کہ جب اس کا رب اسے آزماتا ہے، پھر اسے عزت دیتا اور نعمتیں بخشتا ہے
16	وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ	اور جب اسے آزماتا ہے اور اس کا رزق تنگ کر دیتا ہے
17	كَلَّا ۖ بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ	ہرگز نہیں، بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے
18	وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ	اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے
19	وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا	اور میراث کا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو

20	وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا	اور مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو
21	كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا	ہر گز نہیں، جب زمین کوٹ کوٹ کر برابر کر دی جائے گی
23	وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ	اور اس دن جہنم لائی جائے گی
24	يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي	کہے گا: اے کاش! میں نے اپنی (اس) زندگی کے لیے کچھ آگے بھیجا ہوتا
27	يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	اے اطمینان والی جان!
28	ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً	اپنے رب کی طرف لوٹ جا، تو اس سے راضی، وہ تجھ سے راضی
30-29	فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي	پس میرے (خاص) بندوں میں داخل ہو جا، اور میری جنت میں داخل ہو جا

سورۃ الفجر: بامحاورہ ترجمہ

قسم ہے فجر کی، دس راتوں کی، جفت اور طاق کی، اور رات کی جب وہ رخصت ہونے لگے۔ کیا اس میں کسی عقل مند کے لیے بڑی قسم نہیں ہے؟ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ آپ کے رب نے عاد کے ساتھ کیا سلوک کیا — ارم والوں کے ساتھ جو بڑے ستونوں والے تھے، جن کے مانند شہروں میں کوئی پیدا نہیں ہوا — اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی میں چٹانیں تراش کر گھر بنائے تھے، اور فرعون کے ساتھ جو میخوں والا تھا؛ ان سب نے شہروں میں سرکشی کی اور بہت فساد پھیلایا، تو آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا

برسایا۔بے شک آپ کا رب گھات میں ہے۔انسان کا حال یہ ہے کہ جب اس کا رب اسے آزماتا ہے اور عزت و نعمت دیتا ہے تو کہتا ہے: میرے رب نے مجھے عزت دی؛اور جب آزماتا ہے اور رزق تنگ کر دیتا ہے تو کہتا ہے: میرے رب نے مجھے ذلیل کیا۔ہر گز نہیں،اصل بات یہ ہے کہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے،مسکین کو کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے،میراث سمیٹ کر کھا جاتے ہو اور مال سے شدید محبت کرتے ہو۔ہر گز نہیں،جب زمین ریزہ ریزہ کر کے برابر کر دی جائے گی،آپ کا رب آئے گا اور فرشتے صف بصف ہوں گے،اور اس دن جہنم سامنے لائی جائے گی؛اس دن انسان سمجھے گا مگر اب سمجھنا کس کام کا؟وہ کہے گا: کاش میں نے اپنی اس زندگی کے لیے کچھ آگے بھیجا ہوتا! اس دن اللہ جیسا عذاب کوئی نہ دے گا اور اس جیسی مضبوط گرفت کوئی نہ کرے گا۔اے اطمینان پانے والی جان! اپنے رب کی طرف اس حال میں لوٹ کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی؛پس میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

سورۃ البلد: تعارف و لفظی ترجمہ

سورۃ البلد کی 20 آیات ہیں۔"بلد" سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔اس سورت میں انسان کی مشقت بھری تخلیق کے بعد اس کی خود فریبی (کہ اس پر کوئی قادر نہیں، کوئی اسے دیکھتا نہیں) کی تردید کی گئی اور "عقبہ" کو عبور کرنے کا عملی نسخہ دیا گیا، جو پورے قرآن کے اخلاقی نظام کا خلاصہ ہے۔

جدول 2: سورۃ البلد — لفظی ترجمہ (آیت، عربی لفظ/ترکیب، لفظی معنی)

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی معنی
2-1	لَآ أُقۡسِمُ بِهَٰذَا ٱلۡبَلَدِ ۝ وَأَنتَ حِلُّۢ بِهَٰذَا ٱلۡبَلَدِ	میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں، اور آپ اس شہر میں مقیم ہیں
3	وَوَالِدٖ وَمَا وَلَدَ	اور (قسم ہے) باپ کی اور اس کی اولاد کی
4	لَقَدۡ خَلَقۡنَا ٱلۡإِنسَٰنَ فِي كَبَدٍ	بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں (رہنے والا) پیدا

		کیا
5	أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ	کیاوہ سمجھتاہے کہ اس پر کوئی ہر گز قدرت نہیں رکھتا؟
6	يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا	وہ کہتاہے: میں نے بہت سامال برباد کر دیا
7	أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ	کیاوہ سمجھتاہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا؟
10-8	أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ	کیاہم نے اس کے لیے دو آنکھیں نہیں بنائیں؟ اور زبان اور دو ہونٹ؟ اور اسے دونوں راستے (خیر و شر) دکھادیے؟
11	فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ	پھر بھی اس نے گھاٹی میں دھسنے کی ہمت نہ کی
13-12	وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ	اور آپ کیا جانیں کہ گھاٹی کیاہے؟ (وہ) گردن (غلام) آزاد کرناہے
15-14	أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۝ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ	یابھوک کے دن میں کھاناکھلانا؛ قرابت دار یتیم کو
16	أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ	یاخاک نشین مسکین کو
17	ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ	پھر وہ ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کی وصیت کرتے رہے
18	أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ	یہی لوگ دائیں طرف والے (خوش نصیب) ہیں

20	عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ	ان پر آگ بند کی ہوئی ہو گی

سورۃ البلد: بامحاورہ ترجمہ

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں —اور آپ اس شہر میں موجود ہیں —اور قسم ہے والد کی اور اس کی اولاد کی، کہ ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی قدرت نہیں رکھتا؟ وہ کہتا ہے: میں نے ڈھیروں مال خرچ کر ڈالا۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے دیکھا نہیں؟ کیا ہم نے اسے دو آنکھیں، زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے اور اسے دونوں راستے نہیں دکھائے؟ پھر بھی وہ گھاٹی میں نہ دھسا۔ اور آپ کیا جانیں کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ ایک گردن آزاد کرنا، یا بھوک والے دن میں قرابت دار یتیم کو یا خاک میں پڑے مسکین کو کھانا کھلانا؛ پھر وہ ان میں سے ہو جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی تلقین کرتے رہے۔ یہی لوگ خوش نصیب ہیں۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہ بدبخت ہیں؛ ان پر آگ چھائی ہوئی بند ہو گی۔

سورۃ الشمس: تعارف و لفظی ترجمہ

سورۃ الشمس کی 15 آیات ہیں۔ کائناتی قسموں کے بعد نفسِ انسانی کا ذکر ہے جسے نیکی اور بدی کی سمجھ الہام کی گئی؛ پھر ثمود کی مثال ہے جنہوں نے نفس کو آلودہ کر کے ناقہ کو کاٹ ڈالا اور اجتماعی ہلاکت کا شکار ہوئے۔

جدول 3: سورۃ الشمس — لفظی ترجمہ (آیت، عربی لفظ/ترکیب، لفظی معنی)

آیت	عربی لفظ / ترکیب	لفظی معنی
1	وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا	قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی (چاشت) کی
2	وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا	اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے

3	وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا	اور دن کی جب وہ اسے روشن کر دے
4	وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا	اور رات کی جب وہ اسے ڈھانپ لے
8-7	وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ۝ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا	اور نفس کی اور جس نے اسے درست بنایا؛ پھر اسے اس کی بدکاری اور پرہیز گاری کی سمجھ الہام کی
9	قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا	یقیناً وہ کامیاب ہوا جس نے اسے پاک کیا
10	وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا	اور یقیناً وہ نامراد ہوا جس نے اسے (گناہوں میں) دبا دیا
11	كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا	ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب جھٹلایا
12	إِذِ انبَعَثَ أَشْقَاهَا	جب ان کا سب سے بدبخت اٹھ کھڑا ہوا
13	فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا	تو اللہ کے رسول نے ان سے کہا: اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے (کی باری) کا خیال رکھو
14	فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم	تو انہوں نے اسے جھٹلایا، اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں؛ پھر ان کے رب نے ان پر تباہی نازل کر دی
15	وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا	اور وہ اس کے انجام سے نہیں ڈرتا

سورۃ الشمس: بامحاورہ ترجمہ

قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی، چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آتا ہے، دن کی جب وہ اسے روشن کرتا ہے، رات کی جب وہ اسے چھپا لیتی ہے، آسمان کی اور جس نے اسے بنایا، زمین کی اور جس نے اسے بچھایا، اور نفس کی اور جس نے اسے درست بنایا، پھر اسے اس کی نافرمانی اور پرہیز گاری کی راہ سمجھا دی۔ یقیناً وہ شخص مراد کو پہنچا جس نے اس نفس کو پاک کر لیا، اور وہ نامراد ہوا جس نے اسے آلودہ کر دیا۔ ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا؛ جب ان کا بڑا بدبخت اٹھا تو اللہ کے رسول نے ان سے کہا تھا: اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی کی باری کا لحاظ رکھو۔ مگر انہوں نے اسے جھٹلایا اور اونٹنی کو کاٹ ڈالا، تو ان کے رب نے ان کے گناہ کی وجہ سے ان پر ہلاکت برسا دی اور سب کو برابر کر دیا؛ اور اللہ کو اس کے انجام کا کوئی خوف نہیں۔

مشکل الفاظ کی تشریح

"حجر" عقل کو کہتے ہیں کیونکہ وہ انسان کو غلط کام سے روکتی ہے۔ "مرصاد" گھات کی جگہ ہے؛ مطلب یہ ہے کہ اللہ ظالموں کی نگرانی میں ہے اور کوئی اس کی پکڑ سے نہیں بچ سکتا۔ "تواصوا بالمرحمۃ" کا مطلب باہمی رحم دلی کی وصیت ہے جو ایمان کے ثمرات میں سے ہے۔ سورۃ الشمس میں "دسّاہا" کا مطلب نفس کو گناہوں کے نیچے دبا دینا اور اس کی فطری صلاحیت کو ضائع کر دینا ہے، جبکہ "زکّاہا" تزکیہ یعنی ایمان و طاعت سے نفس کی پرورش و تطہیر ہے۔ "دمدم" اجتماعی تباہی کے لیے آیا ہے۔ یہ الفاظ اس پورے مضمون کی کنجی ہیں کہ فردی تزکیہ قومی بقا کی بنیاد ہوتا ہے۔

خلاصہ و اسباق

تینوں سورتوں کے اسباق یہ ہیں: مال و عزت آزمائش ہے، اصل عزت یتیم و مسکین کی خدمت میں ہے (الفجر، البلد)؛ دشوار گزار اخلاقی گھاٹی صرف قربانی اور خدمتِ خلق سے پار ہوتی ہے (البلد)؛ اور نفس کی پاکیزگی ہی فلاح کی ضمانت ہے ورنہ قومیں ثمود کی طرح برباد ہو جاتی ہیں (الشمس)۔ طالب علم کے لیے ان سورتوں کا ترجمہ سیکھنا محض نصابی عمل نہیں بلکہ کردار سازی کا ذریعہ ہے، اور مشق لکھتے وقت یہی اخلاقی نکات اپنے الفاظ میں شامل کرنا جواب کو مؤثر بناتا ہے۔

اختتام

خلاصہ یہ ہے کہ سورۃ الفجر آزمائش و نفسِ مطمئنہ، سورۃ البلد خدمتِ خلق کی گھاٹی، اور سورۃ الشمس تزکیہ نفس کی سورتیں ہیں۔ ان کے لفظی ترجمے سے طلبہ ان آیات کی عربی تراکیب سے واقف ہوتے ہیں جو روزمرہ نماز اور تلاوت میں بار بار سامنے آتی ہیں، اور بامحاورہ ترجمہ ان کے پیغام کو زندگی سے جوڑ دیتا ہے۔ اس کے ساتھ امتحانی مشق نمبر 1 کے پانچوں سوالات مکمل ہو جاتے ہیں۔

AIOU LIBRARY aioulibrary.com